98632 - آثار قدیمہ کے مجسمہ جات فروخت کرنے کا حکم

سوال

اسلام میں اثری مجسمے فروخت کرنے کا حکم کیا ہے، جسے تحفے کا نام دیا جاتا ہے (مکمل مسجمے، اور مجسموں کے سر اور بغیر سر کے مجسموں کے بدن) کیونکہ میں عالمی طور پر تاریخی اور آثار قدیمہ کے ماہرین اور عجائب گھر وغیرہ کے ساتھ ان اثری اشیاء کی تجارت کرنے کی مکمل استطاعت رکھتا ہوں، اس لیے کہ علمی اور تاریخ سرچ کی تعلیم ہو سکے، اور میرے مالی اور معاشرتی حالات کچھ مشکل سے ہیں، لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس قسم کی تجارت کرنے سے قبل اس کا حکم معلوم کر لوں، اور مجھے علم ہے کہ حلال اور حرام کا حکم فقر اور مالداری میں ثابت ہے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ذی روح اشیاء مثلا انسان یا پرندہ یا حیوان وغیرہ کا مجسمہ بنانا جائز نہیں، کیونکہ اس کے متعلق بہت شدید قسم کی وعید آئی ہے، اور اس کا تفصيلي بیان سوال نمبر (7222) کے جواب میں ہو چکا ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں.

اور جس چیز کو بنانا حرام ہو اسے فروخت کرنا بھی جائز نہیں، کیونکہ جب اللہ تعالی کسی چیز کو حرام کرتا ہے تو اس کی قیمت بھی حرام کر دیتا ہے.

مسند احمد میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی یہودیوں پر لعنت فرمائے ان پر چربی حرام کی گئی تو انہوں نے اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کھا لی، اور بلا شب جب اللہ تعالی کوئی چیز کو کھانا حرام کرتا ہے تو اس کی قیمت بھی حرام کر دیتا ہے "

مسند احمد حدیث نمبر (2678) مسند احمد کی تحقیق میں شعیب ارناؤوط نے اسے صحیح کہا ہے، اور اس کی اصل صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا مسلمان شخص کے مجسمے فروخت کرنا، اور اسے سامان تجارت بنانا، اور ذریعہ معاش بنانا جائز ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

مسلمان شخص کے لیے اس کی تجارت کرنا یا فروخت کرنا جائز نہیں، کیونکہ صحیح احادیث میں ذی روح کی تصاویر، اور مطلقا اس کے مجسمے بنانا، اور انہیں باقی رکھنے کی حرمت ثابت ہے، اور بلاشك و شبہ مجسموں کی تجارت مجسموں کی ترویج کا باعث، اور اس کی تصویر بنانے اور انہیں گھروں میں رکھنے میں معاونت ہے.

اور جب یہ حرام ہے تو پھر اس سے کمائی کرنا اور اسے فروخت کرنا بھی حرام ہوا، کسی بھی مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اسے ذریعہ معاش بنائے اور اس کی کمائی کھائےن یا پھر اس کمائی سے کھانا اور لباس وغیرہ خریدے، اس بنا پر اگر کوئی شخص ایسا کر بیٹھے تو اسے اس حرام کمائی سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہیے، اور اس کے ساتھ ساتھ اسے توبہ کرتے ہوئے یہ عہد کرنا چاہیے کہ وہ ایسا کام کبھی نہیں کریگا، امید ہے اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرما کر اسے معاف کر دیگا.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور بلاشبہ یقینا میں اسے معاف کرنے اور بخش دینے والا ہوں جو توبہ کرے اور نیک و صالحہ اعمال کرے اور پھر راہ راست پر آجائے طہ (82).

اور ہماری جانب سے ذی روح کی مطلق تصاویر کی حرمت کے متعلق فتوی بھی صادر ہو چکا ہے، چاہے وہ تصویر مجسمہ ہو یا غیر مجسمہ، اور چاہے وہ نقش و نگار کر کے بنائی گئی ہو یا کرید کر یا پھر فوٹو کاپی کر کے، یا پھر رنگ کے ساتھ یا جدید قسم کے آلہ تصویر کے ساتھ یعنی کوڈك کیمرہ کے ساتھ " انتہی.

ماخوذ از: الجواب المفيد في حكم التصوير تاليف فضيلة الشيخ ابن باز صفحہ نمبر (49 - 50).

اور جس تصویر یا مجسمے کا سر توڑ یا مٹا کر ختم کر دیا گیا ہو تو یہ حرام تصویر شمار نہیں ہو گی، اور اسے رکھنے میں کوئی حرج نہیں، اگر اس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہو تو اسے فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ اس سے کسی حرام کام میں تعاون نہ لیا جائے، مثلا وہ کسی ایسے مجمسے کا ٹکڑا ہو جس کی عبادت کی جاتی ہو یا پھر اس سے تبرك حاصل کیا جاتا ہو.

تصویر کا سر مٹانے اور کاٹنے کے بعد تصویر کی اباحت پر درج ذیل حدیث دلالت کرتی ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے: میں کل رات آیا تھا تو مجھے آپ کے پاس گھر میں داخل ہونے سے صرف اس چیز نے روکا کہ گھر کے دروازے پر آدمیوں کے مجسمے تھے، اور گھر میں ایك پردہ پر مجسمے بنے ہوئے تھے، اور گھر میں ایك کتا تھا اس لیے آپ حکم دیں کہ دروازے پر موجود ان مجسموں کے سر کاٹ دیے جائیں

تا کہ وہ درخت کی شکل میں بن جائيں.

اور پردے کو کاٹ کر اس کے تکیے بنا لیں جنہیں روندا جائے، اور کتے کو نکالنے کا حکم دیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا، اور وہ کتے کا پلا حسن اور حسین کا تھا جو ایك میز کے نیچے گھسا ہوا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو اسے بھی نکال دیا گیا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (2806) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے.

اور نسائی میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اندر آ جاؤ تو جبریل علیہ السلام کہنے لگے: کیسے اندر آ جاؤں حالانکہ آپ کے گھر میں ایك پردہ ایسا ہے جس پر تصاویر ہیں ؟

یا تو ان تصویروں کے سر کاٹ دیے جائیں، یا پھر اسے نیچے بچھانے والا بچھونا بنا لیا جائے جسے روندا جائے، کیونکہ ہم فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویریں ہوں "

سنن نسائی حدیث نمبر (5365) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور اسماعیلی نے اپنی معجم میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تصویر سر ہے، اور جب سر کاٹ دیا جائے تو پھر تصویر نہیں ہے "

علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (3864) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اوپر کی سطور میں جو بیان ہوا ہے اس کی بنا پر آپ کے لیے ان اثری مجسموں کی تجارت جائز نہیں جو ذی روح کی تصاویر میں بنی ہوئے ہیں، لیکن اگر آپ ان کی سر اور منہ کاٹ دیں تو پھر ہو سکتا ہے، آپ نے یہ کام کرنے سے قبل اس کا حکم معلوم کرنے کے لیے سوال کر کے بہت بہتر اور اچھا کیا ہے، اور پھر آپ یہ علم میں رکھیں کہ اللہ تعالی کے خزانے بھرے ہوئے ہیں، اور اس کا رزق بہت وسیع ہے، اور اس کی عطا کی کوئی حد نہیں، اللہ سبحانہ و تعالی نے اطاعت و فرمانبرداری کرنے والوں سے وعدہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اور پرہیزگاری کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے روزی بھی وہاں سے عطا فرماتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی بھی اللہ تعالی پر توکل اور بھروسہ کرتا ہے اللہ تعالی اسے کافی ہو جاتا ہے، یقینا اللہ تعالی اپنا کام پورا کرنے والا ہے، اللہ تعالی نے ہر چیز کا ایك اندازہ مقرر کر رکھا ہے الطلاق (2 ـ 3).

اور ایك دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی اس طرح ہے:

جس کسی نے بھی نیك و صالح عمل کیے چاہے وہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو ہم اسے اچھی اور پاکیزہ زندگی عطا فرمائینگے، اور اسے ان اعمال کا اچھا بدل دینگے جو وہ کرتے رہے ہیں النحل (97).

اس لیے آپ کو اسباب تلاش کرنے چاہییے، اور پھر اللہ تعالی پر بھروسہ اور توکل کرتے ہوئے کوئی مباح کام تلاش کریں، تو پھر آپ خیر و بھلائی اور بہتر اور اچھے رزق کی خوشخبری ضرور پائینگے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو توفیق عطا فرمائے اور آپ کو راہ راست پر رکھے.

واللہ اعلم .